خطبہ جمعۃ المبارک

☆ قرآنی آیات اور صحیح احادیث سے استدلال

☆ ضعیف اور موضوع روایات اور قصے کہانیوں سے چھٹکارا

☆ اگر آپ خطیب ہیں تو استفادہ کر سکتے ہیں۔

☆ اگر آپ مسجد کی انتظامیہ یا مسجد کے نمازی ہیں تو اپنے خطیب صاحب کو اس کا پرنٹ نکال دیں یا موبائل واٹس اَپ پر فارورڈ کر دیں۔

جزاکم اللہ خیراً: محمد زبیر عقیل (فاضل مدینہ یونیورسٹی)

0300-8450426

خطبہ نمبر 3:

دین میں غلو......عقیدے اور عبادات میں خرابی کا باعث

﴿إِنَّ الحَمْدَ لِلّٰہِ نَحمَدُہُ وَنَسْتَعِینُہُ، مَن یَھْدِہِ اللّٰہُ فلا مُضِلَّ له، وَمَن یُضْلِلْ فلا ھَادِيَ له، وَأَشْھَدُ أَنْ لا إلَہَ إلَّا اللّٰہُ وَحْدَہُ لا شَرِیكَ له، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہُ وَرَسولُہُ، یَا أَیُّھَا الَّذِینَ آمَنُواْ اتَّقُواْ اللّٰہَ حَقَّ تُقَاتِہِ وَلاَ تَمُوتُنَّ إِلاَّ وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ،یَا أَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُواْ رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْھَا زَوْجَھَا وَبَثَّ مِنْھُمَارِجَالاً كَثِیرًا وَنِسَاء وَاتَّقُواْ اللّٰہَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِہِ وَالأَرْحَامَ إِنَّ اللّٰہَ كَانَ عَلَیْكُمْ رَقِیبًا، یَا أَیُّھَا الَّذِینَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِیدًا،

يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا، أما بعدُ فإنَّ خيرَ الحديثِ كتابُ اللّٰهِ وخيرَ الهدي هديُ محمدٍ ﷺ وشرَّ الأمورِ محدثاتُها وكلَّ بدعةٍ ضلالةٌ وكلُّ ضلالةٍ في النارِ﴾

سورۃ النساء آیت نمبر 171 میں ہے:

اَعُوذُ بِاللّٰه مِنَ الشَّيطٰنِ الرَّجِيم، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيم.

﴿يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ وَلَا تَقُولُوا عَلَى اللّٰهِ إِلَّا الْحَقَّ، إِنَّمَا الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُولُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَىٰ مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِّنْهُ فَآمِنُوا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهِ، وَلَا تَقُولُوا ثَلَاثَةٌ انتَهُوا خَيْرًا لَّكُمْ إِنَّمَا اللّٰهُ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ، سُبْحَانَهُ أَن يَكُونَ لَهُ وَلَدٌ لَّهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَكَفَىٰ بِاللّٰهِ وَكِيلًا﴾

اے اہل کتاب! اپنے دین کے بارے میں حد سے نہ گزر جاؤ اور اللہ پر حق کے سوا اور کچھ نہ کہو، مسیح عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) تو صرف اللہ تعالیٰ کے رسول اور اس کے کلمہ (کن سے پیدا شدہ) ہیں جسے مریم (علیہا السلام) کی طرف ڈال دیا تھا اور اس کے پاس کی روح ہیں، اس لیے تم اللہ کو اور اس کے سب رسولوں کو مانو اور نہ کہو کہ اللہ تین ہیں اس سے باز آجاؤ کہ تمہارے لیے بہتری ہے، اللہ عبادت کے لائق تو صرف ایک ہی ہے اور وہ اس سے پاک ہے کہ اس کی اولاد ہو، اسی کے لیے ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ اور اللہ کافی ہے کام بنانے والا۔

سورۃ توبہ آیت نمبر 30 و 31 میں ہے:

﴿وَقَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرٌ ابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتْ النَّصَارَى الْمَسِيحُ ابْنُ اللّٰهِ ذَٰلِكَ قَوْلُهُم بِأَفْوَاهِهِمْ يُضَاهِؤُونَ قَوْلَ الَّذِينَ كَفَرُواْ مِن قَبْلُ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ أَنَّى يُؤْفَكُونَ﴾

یہود کہتے ہیں عزیر اللہ کا بیٹا ہے اور نصرانی کہتے ہیں مسیح اللہ کا بیٹا ہے، یہ قول صرف

ان کے منہ کی بات ہے۔ اگلے منکروں کی بات کی یہ بھی نقل کرنے لگے، اللہ انہیں غارت کرے وہ کیسے پلٹائے جاتے ہیں۔

﴿اتَّخَذُواْ أَحبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِّن دُونِ اللّهِ وَالْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَمَا أُمِرُواْ إِلاَّ لِيَعبُدُواْ إِلَهًا وَاحِدًا لاَّ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ سُبْحَانَهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ﴾

ان لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر اپنے عالموں اور درویشوں کو رب بنایا ہے اور مریم کے بیٹے مسیح کو، حالانکہ انہیں صرف ایک اکیلے اللہ ہی کی عبادت کا حکم دیا گیا تھا جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ پاک ہے ان کے شریک مقرر کرنے سے۔

صحیح بخاری حدیث نمبر 3445 میں ہے

﴿لَا تُطرُونِي كما أَطرَتِ النَّصَارَى ابْنَ مَريَمَ، فإنَّما أَنَا عَبْدُهُ، فَقُولوا: عبدُ اللّهِ وَرَسُولُهُ.﴾

آپ ﷺ نے فرمایا "مجھے میرے مرتبے سے زیادہ نہ بڑھاؤ جیسے سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کو نصاریٰ نے ان کے رتبے سے زیادہ بڑھا دیا ہے۔ میں تو صرف اللہ کا بندہ ہوں، اس لیے یہی کہا کرو (میرے متعلق) کہ میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔"

السلسلۃ الصحیحۃ 2550۔ صحیح میں ہے:

﴿يا أَيُّها الناسُ، لا ترفَعُونِي فَوْقَ قَدرِي فإنَّ اللّهَ اتَّخذَني عبدًا قبلَ أنْ يَتَّخِذَني نبيًّا.﴾

اے لوگو! مجھے میرے رتبے سے زیادہ مقام نہ دو میں پہلے اللہ تعالیٰ نے پہلے مجھے اپنا بندہ ہوں پھر نبی۔

☆......سنن نسائی حدیث نمبر 3057 اور یہ صحیح حدیث ہے۔

نسائی 3057 صحیح میں ہے:

﴿وإيَّاكُم والغلوَّ في الدِّينِ، فإنَّما أَهلَكَ مَن كان قَبلَكم

الغُلوُّ في الدِّينِ.﴾

اے لوگو غلو سے بچو تم سے پہلے لوگوں کو دین میں غلو کرنے نے ہلاک کر دیا۔

السلسلة الصحيحة. صحيح على شرط مسلم

﴿ أَنَّ رجلًا قال: يا محمدُ: أيا سيِّدَنا وابنَ سيِّدِنا ! وخيرَنا وابنَ خيرِنا! فقال رسولُ اللّٰهِ ﷺ يا أيها الناسُ عليكم بتقواكم، ولا يستهوينَّكم الشيطانُ، أنا محمدُ بنُ عبدِ اللّٰهِ، أنا عبدُ اللّٰهِ ورسولِه، ما أحبُّ أن ترفعوني فوقَ منزلَتي التي أنزلَنيها اللّٰهُ﴾

ایک آدمی نے کہا: اے محمد ﷺ، اے ہمارے سردار، اور ہمارے سردار کے بیٹے، اے ہم میں سب سے بہتر، اور سب سے بہتر شخص کے بیٹے تو آپ ﷺ نے فرمایا اے لوگو تقوی اختیار کرو، کہیں شیطان تمہیں بھٹکا نہ دے۔ میں محمد بن عبداللہ ہوں۔ میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ میں نہیں چاہتا کہ جو اللہ نے مجھے مقام عطا کیا ہے تم مجھے اس سے اوپر کر کے بیان کرو۔

ایک دفعہ مدینہ کی بچیاں نبی کریم ﷺ کی موجودگی میں دف بجا کر کچھ اشعار پڑھ رہی تھیں۔ بخاری 5147 میں یہ واقعہ موجود ہے۔

﴿يَضرِبْنَ بالدُّفِّ ويَنْدُبْنَ مَن قُتِلَ مِن آبائِي يومَ بَدرٍ، إذْ قالَتْ إحدَاهُنَّ، وفينا نَبِيٌّ يَعْلَمُ ما في غَدٍ، فَقالَ: دَعِي هذِه، وقُولِي بالَّذِي كُنْتِ تَقُولِينَ﴾

کچھ لڑکیاں دف بجانے لگیں اور میرے باپ اور چچا جو جنگ بدر میں شہید ہوئے تھے، ان کا مرثیہ پڑھنے لگیں۔ اتنے میں، ان میں سے ایک لڑکی نے پڑھا، اور ہم میں ایک نبی ہے جو ان باتوں کی خبر رکھتے ہے جو کچھ کل ہونے والی ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ یہ چھوڑ دو۔ اس کے سوا جو کچھ تم پڑھ رہی تھیں وہ پڑھو۔

وضاحت! جب بچی نے نبی کریم ﷺ کی شان میں علم غیب والی بات کی تو آپ ﷺ نے اسے منع فرما دیا۔

صحیح بخاری حدیث نمبر 39 میں ہے:

﴿ إِنَّ الدِّينَ يُسْرٌ، ولَنْ يُشَادَّ الدِّينَ أحَدٌ إلَّا غَلَبَهُ﴾

بے شک دین آسان ہے اور جو شخص دین میں سختی اختیار کرے گا تو دین اس پر غالب آ جائے گا۔

☆......عبادات میں غلو کا صورتیں اور ان سے روکنا:

صحیح بخاری حدیث نمبر 1150 میں ہے:

﴿الراوي: أنس بن مالك. دَخَلَ النبيُّ ﷺ فَإِذَا حَبْلٌ مَمْدُودٌ بيْنَ السَّارِيَتَيْنِ، فَقالَ: ما هذا الحَبْلُ؟ قالوا: هذا حَبْلٌ لِزَيْنَبَ، فَإِذَا فَتَرَتْ تَعَلَّقَتْ، فَقالَ النبيُّ ﷺ: لا، حُلُّوهُ، لِيُصَلِّ أحَدُكُمْ نَشَاطَهُ، فَإِذَا فَتَرَ فَلْيَقْعُدْ﴾

نبی کریم ﷺ مسجد میں تشریف لے گئے۔ آپ ﷺ کی نظر ایک رسی پر پڑی جو دو ستونوں کے درمیان تنی ہوئی تھی۔ دریافت فرمایا کہ یہ رسی کیسی ہے؟ لوگوں نے عرض کی کہ یہ زینب رضی اللہ عنہا نے باندھی ہے جب وہ (نماز میں کھڑی کھڑی) تھک جاتی ہیں تو اس سے لٹکی رہتی ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ نہیں یہ رسی نہیں ہونی چاہیے اسے کھول ڈالو، تم میں ہر شخص کو چاہیے جب تک دل لگے نماز پڑھے، تھک جائے تو بیٹھ جائے۔

صحیح مسلم حدیث نمبر 2670 میں ہے:

﴿هَلَكَ المُتَنَطِّعُونَ. قالَها ثَلاثًا.﴾

اپنے آپ کو مشکل میں ڈالنے والے ہلاک ہو گئے۔ یہ بات نبی کریم ﷺ نے تین بار دہرائی۔

صحیح بخاری حدیث نمبر 6704 میں ہے:

﴿الراوي: عبدالله بن عباس. بينَا النبيُّ ﷺ يَخْطُبُ، إذَا هو برَجُلٍ قَائِمٍ، فَسَأَلَ عنْه. فَقالوا: أبو إسْرَائِيلَ، نَذَرَ أنْ

يَقُومَ ولَا يَقْعُدَ، ولَا يَسْتَظِلَّ، ولَا يَتكَلَّمَ، ويَصُومَ. فَقالَ النبيُّ ﷺ: مُرْهُ فَلْيَتكَلَّمْ ولْيَسْتَظِلَّ ولْيَقْعُدْ، ولْيُتِمَّ صَوْمَهُ.﴾

رسول اللہ ﷺ خطبہ دے رہے تھے کہ ایک شخص کو کھڑے دیکھا۔ نبی کریم ﷺ نے اس کے متعلق پوچھا تو لوگوں نے بتایا کہ یہ ابو اسرائیل نامی ہیں۔ انہوں نے نذر مانی ہے کہ کھڑے ہی رہیں گے، بیٹھیں گے نہیں، نہ کسی چیز کے سایہ میں بیٹھیں گے اور نہ کسی سے بات کریں گے اور روزہ رکھیں گے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ان سے کہو کہ بات کریں، سایہ کے نیچے بیٹھیں اٹھیں اور اپنا روزہ پورا کر لیں۔

صحیح بخاری حدیث نمبر 1946 میں ہے:

﴿الراوي: جابر بن عبداللّٰه. كانَ رَسولُ اللّٰهِ ﷺ في سَفَرٍ، فَرَأَى زِحَامًا ورَجُلًا قدْ ظُلِّلَ عليه، فَقالَ: ما هذا؟ فَقالوا: صَائِمٌ، فَقالَ: ليسَ مِنَ البِرِّ الصَّوْمُ في السَّفَرِ.﴾

رسول اللہ ﷺ ایک سفر (غزوہ فتح) میں تھے آپ ﷺ نے دیکھا کہ ایک شخص پر لوگوں نے سایہ کر رکھا ہے، آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کیا بات ہے؟ لوگوں نے کہا کہ ایک روزہ دار ہے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ سفر میں روزہ رکھنا اچھا کام نہیں ہے۔

وضاحت: سفر میں روزہ چھوڑنے کی اجازت ہے اور اگر کوئی شخص برداشت کر لے تو وہ روزہ رکھ سکتا ہے۔ البتہ کسی کے لیے سفر مشکل ہو تو روزہ نہ رکھنا بہتر ہے۔

صحیح بخاری حدیث نمبر 1965 میں ہے:

﴿الراوي: أبو هريرة نَهَى رَسولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الوِصَالِ في الصَّوْمِ فَقَالَ له رَجُلٌ مِنَ المُسْلِمِينَ: إنَّكَ تُوَاصِلُ يا رَسولَ اللّٰهِ، قَالَ: وأَيُّكُمْ مِثْلِي، إنِّي أبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي ويَسْقِينِ، فَلَمَّا أبَوْا أنْ يَنْتَهُوا عَنِ الوِصَالِ، واصَلَ بهِمْ يَوْمًا، ثُمَّ يَوْمًا، ثُمَّ رَأَوُا الهِلَالَ، فَقَالَ: لو تَأَخَّرَلَزِدْتُكُمْ

كَالتَّنْكِيلِ لهمْ حِينَ أبَوْا أنْ يَنْتَهُوا﴾

رسول اللہ ﷺ نے مسلسل (کئی دن تک سحری وافطاری کے بغیر) روزہ رکھنے سے منع فرمایا تھا۔اس پر ایک آدمی نے مسلمانوں میں سے عرض کی، یارسول اللہ ﷺ آپ تو وصال کرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا میری طرح تم میں سے کون ہے؟ مجھے تو رات میں میرا رب کھلاتا ہے، اور وہی مجھے سیراب کرتا ہے۔لوگ اس پر بھی جب صوم وصال رکھنے سے نہ رکے تو آپ ﷺ نے ان کے ساتھ دو دن تک وصال کیا۔پھر عید کا چاند نکل آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر چاند نہ دکھائی دیتا تو میں اور کئی دن وصال کرتا، گویا جب صوم وصال سے وہ لوگ نہ رکے تو آپ نے ان کو سزا دینے کے لیے یہ کہا۔

صحیح بخاری حدیث نمبر 5861 میں ہے:

﴿الراوي: عائشة رضي الله عنها أم المؤمنين، أنَّ النَّبيَّ ﷺ كانَ يَحتَجِرُ حَصِيرًا باللَّيْلِ فيُصَلِّي عليه، ويَبْسُطُهُ بالنَّهارِ فَيَجْلِسُ عليه، فَجَعَلَ النَّاسُ يَثُوبُونَ إلى النَّبيِّ ﷺ فيُصَلُّونَ بصَلَاتِهِ حتَّى كَثُرُوا، فأقْبَلَ فَقالَ: يا أيُّها النَّاسُ، خُذُوا مِنَ الأعْمَالِ ما تُطِيقُونَ، فإنَّ اللَّهَ لا يَمَلُّ حتَّى تَمَلُّوا، وإنَّ أحَبَّ الأعْمَالِ إلى اللَّهِ ما دَامَ وإنْ قَلَّ﴾

رسول اللہ ﷺ رات میں چٹائی کا گھیرا بنا لیتے تھے اوران گھیرے میں نماز پڑھتے تھے اور اسی چٹائی کو دن میں بچھاتے تھے اور اس پر بیٹھتے تھے پھر لوگ (رات کی نماز کے وقت) نبی کریم ﷺ کے پاس جمع ہونے لگے اور نبی کریم ﷺ کی نماز کی اقتداء کرنے لگے۔

جب مجمع زیادہ بڑھ گیا تو نبی کریم ﷺ متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ لوگو! عمل اتنے ہی کیا کرو جتنی کہ تم میں طاقت ہو۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ (اجر دینے سے) نہیں تھکتا مگر تم (عمل سے) تھک جاتے ہو اور

اللہ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ پسندوہ عمل ہے جسے پابندی سے ہمیشہ کیا جائے، خواہ وہ کم ہی ہو۔

صحیح الجامع حدیث نمبر 813۔شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو صحیح کہا ہے۔

﴿إذا نعَس الرجلُ و هو يُصلي فلْينصَرِفْ، لعله يدعو على نفسِه و هو لا يدري.﴾

جب نماز پڑھتے ہوئے بندے کو اونگھ آنے لگے تو نماز سے رک جائے۔ کیونکہ ہو سکتا ہے وہ اپنے لیے دعا مانگنے کی بجائے بددعا کر بیٹھے۔

صحیح بخاری حدیث نمبر 5063 میں ہے:

تین صحابہ کرام کا قصہ: ان میں سے ایک نے کہا کہ آج سے میں ہمیشہ رات بھر نماز پڑھا کروں گا۔ دوسرے نے کہا کہ میں ہمیشہ روزے سے رہوں گا اور کبھی ناغہ نہیں ہونے دوں گا۔ تیسرے نے کہا کہ میں عورتوں سے جدائی اختیار کرلوں گا اور کبھی نکاح نہیں کروں گا۔

﴿فقالَ: أنْتُمُ الَّذِينَ قُلتُمْ كَذَا وكَذَا؟! أَمَا واللَّهِ إنِّي لَأَخشَاكُمْ لِلَّهِ وأَتقَاكُمْ له لَكِنِّي أَصُومُ وأُفْطِرُ، وأُصَلِّي وأَرْقُدُ، وأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ، فمَن رَغِبَ عن سُنَّتي فليسَ مِنِّي.﴾

پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ان سے پوچھا کیا تم نے ہی یہ باتیں کہی ہیں؟ سن لو! اللہ تعالیٰ کی قسم! اللہ رب العالمین سے میں تم سب سے زیادہ ڈرنے والا ہوں۔ میں تم میں سب سے زیادہ پرہیزگار ہوں لیکن میں اگر روزے رکھتا ہوں تو افطار بھی کرتا ہوں۔ نماز پڑھتا ہوں (رات میں) اور سوتا بھی ہوں اور میں عورتوں سے نکاح کرتا ہوں۔ فمن رغب عن سنتي فليس مني میرے طریقے سے جس نے بے رغبتی کی وہ مجھ میں سے نہیں ہے۔

أصل صفة الصلاة. صححه الألباني

﴿إنَّ اللَّهَ يحبُّ أنْ تؤتَى رخصُه كما يحبُّ أن تؤتَى عزائمُه﴾

اللہ تعالیٰ جیسے فرائض پر عمل کرنے کو پسند کرتا ہے ایسے ہی دی ہوئی رخصت اپنانے

سے بھی خوش ہوتا ہے۔ نبی کریم ﷺ آسانیاں پسند کرتے تھے۔

صحیح بخاری حدیث نمبر 3560 میں ہے:

﴿الراوي: عائشة أم المؤمنين، ما خُيِّرَ رَسولُ اللَّهِ ﷺ بيْنَ أمْرَيْنِ إلَّا أخَذَ أيْسَرَهُمَا، ما لَمْ يَكُنْ إثْمًا، فإن كانَ إثْمًا كانَ أبْعَدَ النَّاسِ منه.﴾

رسول اللہ ﷺ سے جب بھی دو چیزوں میں سے کسی ایک کے اختیار کرنے کے لیے کہا گیا تو آپ ﷺ نے ہمیشہ اسی کو اختیار فرمایا جس میں آپ کو زیادہ آسانی معلوم ہوئی۔ بشرطیکہ اس میں کوئی گناہ نہ ہو۔ کیونکہ اگر اس میں گناہ کا کوئی شائبہ بھی ہوتا تو آپ اس سے سب سے زیادہ دور رہتے۔ لوگوں نے بزرگوں کی عقیدت میں طرح طرح کے قصے گھڑ رکھے ہیں کہ فلاں بزرگ نے ایک ایک ٹانگ پر کھڑے ہو کر اتنی عبادت کی کوئی قبر میں چلہ کاٹتا ہے۔ اس طرح کی مثالیں آپ آئے دن دیکھتے رہتے ہیں۔

☆☆☆